س: ریاست مدینہ کے تناظر میں رسول اللہ ﷺ کی انتظامی اور سفارتی کامیابیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

ج 1: **تعارف:**

کسی ریاست کی خارجہ پالیسی اور انتظامات کی اس کے مفادات کا تحفظ کرتی ہے اور اس کی سالمیت کو برقرار رکھنے کے لیے خارجہ پالیسی تشکیل دی جاتی ہے۔ یہ قومی وقار کو بلند کرتی ہے اور معیشت کے مفادات کو فروغ دیتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ اس دنیا کے بہترین انتظامات کرنے والے اور بہترین سفارت کار تھے۔ ان کی مثال اس دنیا میں نہیں اور نہیں ملتی۔ آپ ﷺ کی بہت سے حکمت عملی کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت سی کامیابیاں ملی ہیں جن کی مثالیں کتابوں میں ملتی ہیں۔ آپ ﷺ ہمارے لیے اپنی تمام کامیابیاں اور طور طریقے محفوظ فرما کے گئے ہیں۔ جیساکہ حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "میں اپنی امت کیلئے دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ جب تک تم ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک ہے قرآن اور دوسری سنت"

(2) **رسول ﷺ کی انتظامی کامیابیاں:**

Scanned with CamScanner

۱۔ گڈ گورننس کا بہترین نمونہ

انتظامیہ کا تعلق بنیادی طور پر عوامی امور کا انتظام سے ہوتا ہے۔ انتظامیہ کے سربراہ یعنی ایک منتظم کی مخصوص وقعت کے لیے مثالی کردار کا ہونا ضروری ہے۔ یہ بات ضروری ہے کہ اسے انتظامی صلاحیتوں کا بھی مالک ہونا چاہیے۔ ان تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے رسول ﷺ نے اعلیٰ معیارات قائم کیے ہوئے ہیں اور آنے والے ہر انسان کیلئے ایک نمونہ بن گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے جو انتظامی بنیاد رکھی تھی وہ لوگوں کی فلاح و بہبود تھی۔

2۔ ریاست کو صوبوں میں تقسیم کرنا

ایک بہتر انتظامیہ کیلئے اور آسانی کیلئے آپ ﷺ نے اسلامی ریاست کو چار صوبوں میں تقسیم کر دیا۔ مکہ، مدینہ، یمن، عمان، بحرین ~~یمامہ~~، تہامہ اور حضر موت۔ آپ ﷺ کے بہت کی قریبی ساتھی جن پر آپ ﷺ آنکھیں بند کر کے بھی یقین کر سکتے تھے، ان کو وہاں کا گورنر بنا کر بھیجا گیا۔

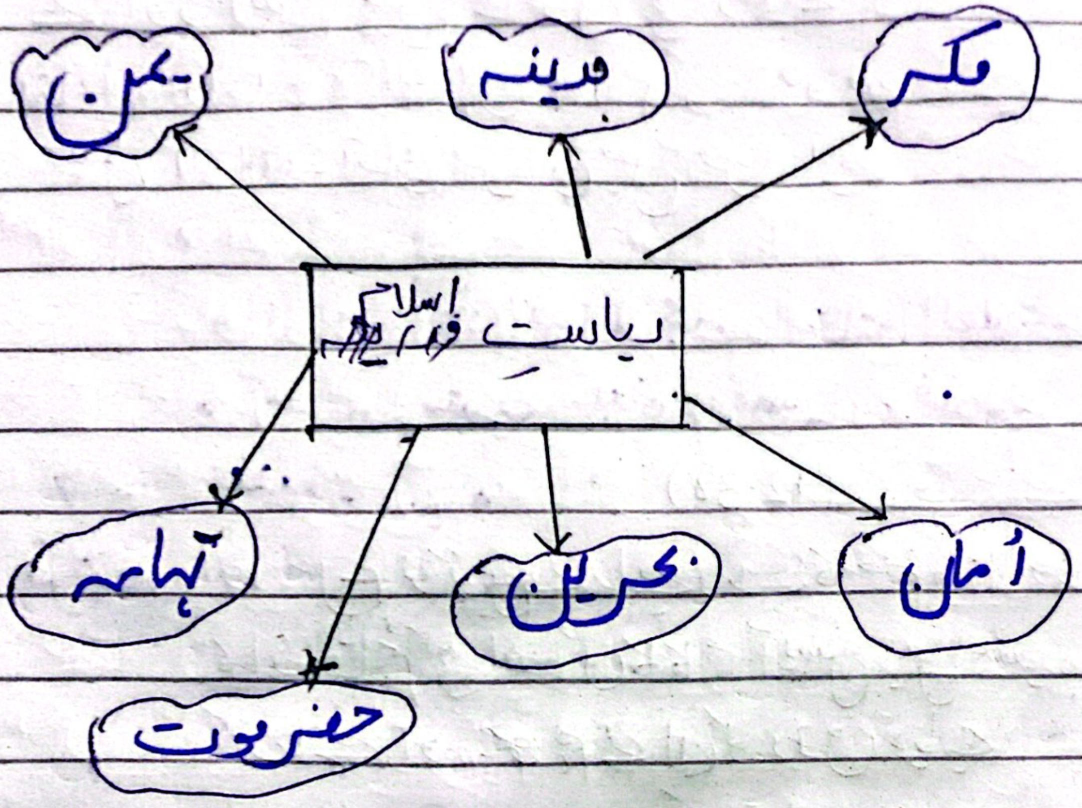

عاملین کو بھی تعینات کیا گیا کہ وہ مل کر زکوۃ اکٹھی کر سکے۔ قاضیوں کو بھی ہر صوبہ میں تعینات کیا گیا تاکہ وہ امن کو برقرار رکھ سکیں۔

3- مشاورت پر بنائی گئی انتظامیہ

حضور پاک ؐ کی بنائی گئی انتظامیہ ہر فیصلہ باہمی مشاورت سے کرتے تھے۔ حضور ؐ کی بنائی گئی انتظامی کی خوبی ہی یہی تھی کہ وہ سب آپ ؐ

کی مشاورت کے بغیر کوئی بھی فیصلہ نہیں کرتے تھے اور اس میں عالموں کی رائے کو بھی شامل کیا جاتا تھا۔ یہی اسلام کی خصوصیت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوٰۃ۔ وامرھم شوریٰ بینھم۔ ومما رزقنھم ینفقون ○ (42:38)

ترجمہ۔ اور جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم کی اور اُن کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے اور جو ہم نے ان کو رزق دیا ہے اُس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔

4. اندرونی استحکام اور امن و امان

اسلام سے پہلے، عرب زمین کے وسیع خطے کو ایک صحرا سمجھا جاتا تھا جس میں متعدد قبائل شامل تھے جو ہر وقت ایک دوسرے سے دشمنی رکھتے تھے۔ حضرت محمدؐ نے ان لوگوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کر کے اس تاثر کا حتمی خاتمہ کیا اور اس نے اندرونی استحکام پیدا کرنے میں ایک بہت ہی

طویل سفر طے کیا جو امن و امان کی صورتحال کیلئے بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ بھی قرآن میں فرماتا ہے

ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض مالھا من قرار۔

ترجمہ: اور ناپاک بات کی مثال گندے درخت جیسی ہے جو زمین کے کچھ ہی اوپر سے اکھاڑ لیا گیا ہے، اس کیلئے کوئی استحکام نہیں

(14:26)

5۔ مکمل سالمیت اور بے عیب کردار

آپ کی انتظامیہ ایسے اُن لوگوں پر مشتمل تھی۔ جو لوگ بے عیب تھے اور مکمل سالمیت کے مالک تھے۔ انتظامیہ کے سربراہ ہونے کے ناطے، آنحضرت محمد ﷺ ایک بہترین عملی نمونہ ہیں۔ چونکہ وہ سپہ سالار کے بھی سربراہ تھے لیکن انہوں نے گورنمنٹ سے کچھ بھی لیا نہ کسی قسم کی رہائش اور نہ ہی کوئی

والی انسان تھیں۔ آپ بہت ہی سادہ اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ ان کی مثال حضرت عائشہ ہی کے الفاظ سے لی جا سکتی ہے۔ جس میں انہوں نے فرمایا "حضرت ﷺ کی وفات کے دن ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا"

6۔ آئین اور مقرر کردہ رہنمائی

اسلامی ریاست کی انتظام چند مخصوص اصولوں اور باتوں پر عمل کرتے ہوئے کام کرتی تھی سب سے اول چیز جو رہنمائی کیلئے موجود تھی وہ "قرآن پاک" ہے اور اس کے علاوہ بہت سے معاہدوں پر عمل کیا جاتا تھا۔ اُن میں سے "میثاق مدینہ" اور "خطبہ حج الوداع" چند مخصوص مثالیں ہیں۔ ~~مسلسلہ~~ میثاق مدینہ کو دنیا کا "پہلا آئین" بھی تصور کیا جاتا ہے

7۔ سیکرٹریٹ کا قیام

ایک ایسی جگہ کا قیام جہاں پر انتظام سے لوگ بیٹھ کر کام کر سکے۔ اس کیلئے ایک

مخصوص اوقات کا انتظام کرنا تاکہ لوگ اُس وقت بیٹھ کر کام کر سکیں۔ شروعات میں آپ ﷺ نے مساجد کو اس کام کیلئے لائحہ عمل میں لایا گیا۔ مساجد سے اس بات کا یہ فائدہ ہوا کہ لوگوں تک عام لوگوں کی رسائی ہوگئی

8۔ تعلیم کی ترقی میں اہم کردار

سب سے اہم و قدر جو انتظام کو دیا گیا کہ وہ تھا تعلیم کو فروغ دینا۔ آپ ﷺ نے کچھ تعلیمی اصلاحات کو متعارف کروایا۔ سب سے پہلے مدینہ میں ایک شہر کو بنایا گیا۔ "صفہ" کے نام سے ایک سکول بنایا گیا جہاں پر بچوں کی رہائش کا بھی انتظام کیا گیا۔ اُن لوگوں کی جو غزوہ بدر میں قیدی بن کر آئے تھے اُن کو اس شرط پر آزاد کیا گیا کہ وہ ہر قیدی 10 مسلمانوں کی پڑھنا لکھنا سکھائے گے۔

9۔ اسلامی ریاست کا ناقابل تسخیر دفاع

انتظامیہ کا سب سے بڑا کام یہ تھا کہ وہ اپنی اندرونی اور بیرونی طاقت کو بڑھائے اور ٹیکنالوجی کو مزید مضبوط کرے۔ آپؐ نے ملک کی فوج کو مضبوط کرنے کیلئے بہت سے اقدامات کیلئے آپؐ نے ہر جنگ میں مسلمانوں کو لیڈ کیا۔

۱۵۔ عوام دوست ٹیکس کا نظام

حضورؐ کی انتظامیہ نے ~~ٹیکس~~ ٹیکس اکٹھا کرنے کے وہ طریقے اپنائے جو کہ مفید نہیں تھے

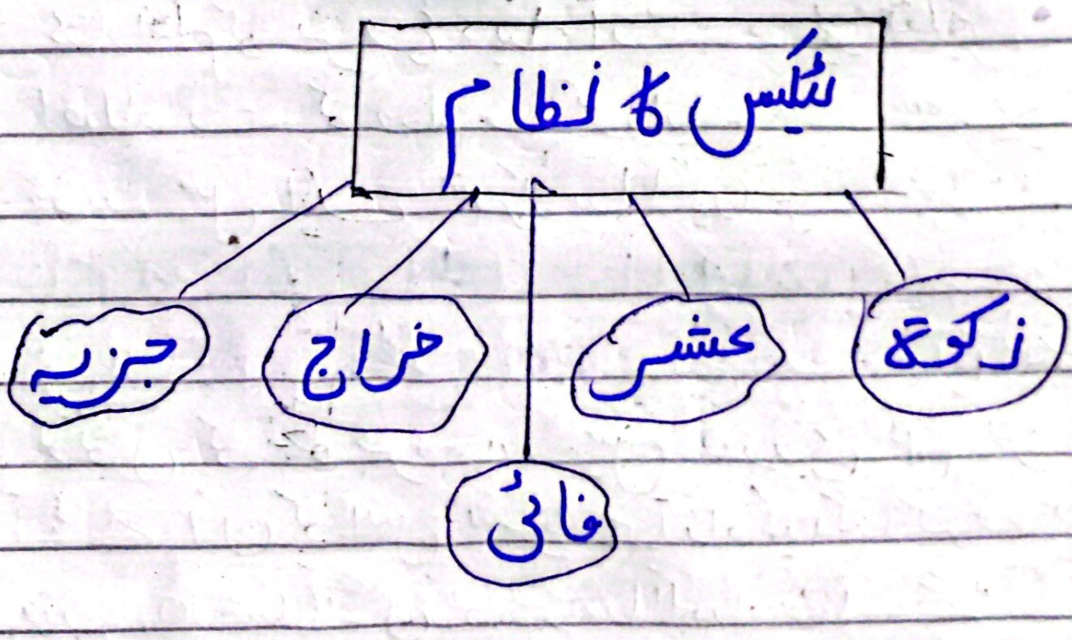

ان سب سے سال میں ایک مرتبہ لی جاتی تھی یہ مسلمانوں کے لیے بہت ہی آسان تھا۔

(4) آنحضرت محمدؐ کی سفارتی کامیابیاں

آپؐ کی سفارتی کامیابیوں کی مثال ہمیں ان خطوط سے ملتی ہے جو دنیا کے مختلف فرمانرواؤں کے نام لکھے گئے تھے۔ صلح نامہ حدیبیہ کے بعد ۷ ہجری میں آپؐ نے متعدد حکمرانوں کو خط لکھے

ا۔ قیصر روم کے نام خط

رسولؐ نے قیصر روم کے نام خط لے کر گئے۔ حضرت دحیہ کلبیؓ یہ خط لے کر گئے۔ خط مبارک کے چند الفاظ کچھ یوں تھے

"شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اللہ کے بندے اور رسولؐ کی طرف سے "ہرقل" کے نام جو روم کے رئیس اعظم ہے۔"

پورا خط سن کر قیصر روم نے آخر بھر اسلام قبول کر لیا

ب۔ خسرو پرویز، شاہ ایران کے نام خط

ج: آپ نے کا یہ خط "حضرت عبداللہ بن حذافہ" کے ذریعے بھیجا۔

"رسول ﷺ کی طرف سے کسریٰ رئیس فارس کے نام۔ سلام اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا اور گواہی دی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں"

ب: ہوذہ بن علی، گورنر یمامہ کے نام:

آپ نے کا یہ خط "حضرت سلیط بن عمرو" کے ذریعے بھیجا۔ خط میں یہ تحریر تھا کہ

"اس پر سلامتی ہے تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ میرا یہ دین عرب و عجم کی حدود تک پہنچ کر رہے گا اور یہ غالب آئے گا۔ پس تو اسلام قبول کر لے"

پ: خالد بن ضماد الازدی کے نام

اس خط کی تحریر کچھ یوں تھی

"کسی نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ نہ

اور نہ اسلام کی حقانیت میں شک و شبہ کریں۔ اللہ اور اس کے رسول ؐ کی خیر خواہی میں رہیں۔"

ان تمام خطوط سے آپ ؐ کی خارجہ پالیسی کی کامیابیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس سے زائد آپ ؐ نے کچھ معاہدے بھی کیے۔

(4) آنحضرت محمد ؐ کے دوسرے ممالک کے ساتھ معاہدے

آپ ؐ کی خارجہ پالیسی ان معاہدوں سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔

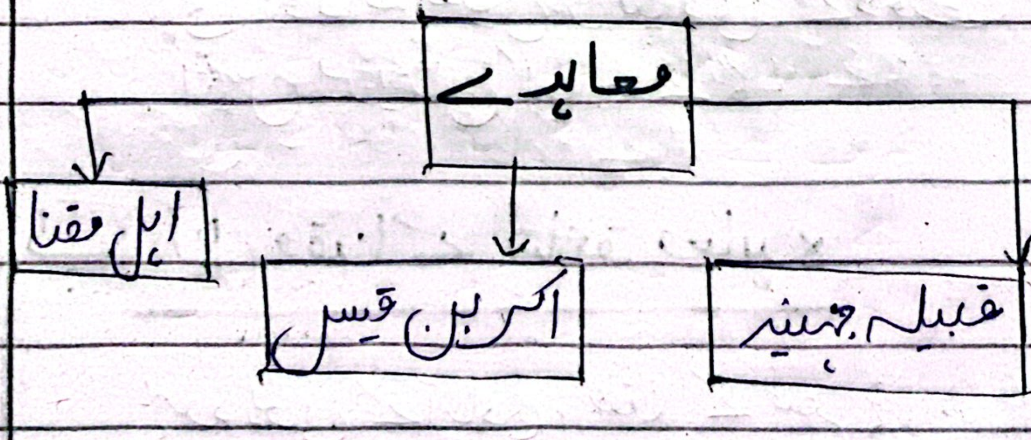

(1)۔ قبیلہ جہینہ کے ساتھ معاہدہ

آپ کا اس قبیلہ کے ساتھ یہ معاہدہ ہوا
تھا کہ
"قبیلہ جہینہ کی جانیں اور اموال محفوظ
رہیں گے اگر کوئی ان پر زیادتی کرے گا
یا حملہ آور ہوگا تو اس کے مقابلے میں ان
کو مدد دی جائے گی"

ب۔ اکبر بن عبدالقیس کے ساتھ معاہدہ

بحرین کے ایک قبیلہ کے سردار کے
ساتھ یہ معاہدہ طے ہوا تھا کہ
"رسد اور غلے کی فراہمی کیلئے ان
میں سے کوئی مزاحمت نہیں کی جائے
گی اور نہ پھلوں کی تیاری کے وقت
انہیں پریشان کیا جائے گا"

پ۔ اہل مقنا کے ساتھ معاہدہ

یہودیوں کی آبادی، مقنا کے مشرقی ساحل
پر واقع تھی۔ ان لوگوں کے وفد نے بارگاہ نبوی

میں حاضر ہو کر اپنی اطاعت گزاری کا یقین دلایا اور مرزبان اُس طالب کیا تو آپ نے اُن کو یہ تحریر لکھ کر دی۔

"ہم جس طرح اپنی حفاظت کرتے ہیں اسی طرح تمہاری بھی حفاظت کی جائے گی۔ اگر تم وفادار ہو گے تو ہمارے ذمہ لازم ہے کہ تمہارے ذی مرتبت لوگوں کی عزت کریں۔ جو تمہارے ساتھ بھلائی سے پیش آئے گا۔ یہ اس کیلئے بہتر ہو گا اور جو تمہارے ساتھ برائی کرے گا تو یہ اس کیلئے برا ہو گا"

ان تمام معاہدوں سے حضورؐ کی خارجہ پالیسی صاف ظاہر ہوتی ہے کہ وہ کتنے کامیاب انسان تھے

(5) **اختتام:**

آپؐ تمام انسانوں کیلئے پیغمبر اور آخری نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

آپ کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہوگی۔
آپ کی مثال ایسی ہے کہ آپ کی تعلیمات
تمام انسانیت کیلئے بہترین نمونہ ہیں۔
آپ بحیثیت منتظم اعلیٰ مرا تفعُل کے مالک
ہے۔ آپ کی خارجہ پالیسی بھی تمام انسانوں
کیلئے ایک نمونہ ہے۔

Scanned with CamScanner